سوال

(179)اس گروہ کا سود کو حلال جاننا کیسا ہے ؟

جواب

السلام علیکم ورحمۃاللہ وبرکاتہ

اس گروہ کا سود کو حلال جاننا کیسا ہے اور اس کے کچے دلائل شریعت کے حکم کے سامنے کیا کچھ حیثیت رکھتے ہیں ۔ ؟

دوسری قسم ۔ کچھ لوگ کہتے ہیں کہ اصل کے ساتھ سود کے پیسے ضروری لے لینے چاہیں تاکہ اس سود کے پسوں کو بغیر ثواب کی نیت کے کسی کار خیر میں لگایا جاسکے مثلاً کسی غریب قرضدار یا بیمار و تنگدست کی مدد کردینا یا رفاہ عامہ کے کام جیسے گلی بنوانا اور سڑک مرمت کرنا یا کسی مسجد کے استنجا خانہ و نالیاں وغیرہ بنا دینا وغیرہ وغیرہ

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃاللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ان لوگوں کے دلائل ٹھیک نہیں ہیں کیونکہ قرآن نے سود کو علی الاطلاق حرام قرار دیا ہے ۔ کسی کے مال کو ناحق لے کر رفاہ عامہ کا کام کرے کی شعیت نے اجازتک نہیں دی ان کا یہکھنا بھی غلط ہے کہ سود غرباء سے لینا حرام ہے ا ۔ اغنیاء سے جائز ہے کیونکہ یہ فرق شریعت نے قائم نہیں کیا ۔ اس سے تو سود کو حلال کرنے کا چور دروازہ کھلتا ہے جس کو شرعیت بند کرتی ہے شرعیت کا منشاء یہ ہے کہ ضرورت مند کو بغیر سود کے رقم ملے اور اپنی ضرورت پوری کرنے کے بعد واپس کردے ۔ قرآن سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ جن کے پاس فالتو مال ہے ااس سے دسروں کو فائدہ پہنچا کر اللہ سے اجر پانا چاہیئے ۔ اس کے مقابلے میں سرمایہ دارانہ نظام اور سوشلسٹ نظام دونوں اپنی جگہ خود غرض ہیں لوگوں کو چند پیسے کا لالچ دے کر روپے جمع کر کے اپنا الو سیدھا کرتے ہیں اور آپس میں مفت تعاون کا سلسلہ بند کردیتے ہیں ۔

[فتاویٰ علمائے حدیث]

جلد14ص178

محدث فتویٰ